وہ خاص محنت بن جاتی ہے۔ بسا اوقات یوں بھی لگتا ہے کہ اس بناؤ میں قبلہ سے ان کا رخ بھی پھر جاتا ہے۔ بہرحال سمٹنا گوارا ہو تو شاید گوارا رہے مگر وہ تو ایسا کرتی ہیں جیسے وہ گردش میں آگئی ہوں۔

بہرحال ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ: جو خواتین سمٹ کر پڑھتی ہیں، ان کے لیے گنجائش ہے گو یہ ان کے لیے ایک پھندا بن گیا ہے تاہم اگر وہ اس سے مطمئن ہوتی ہیں تو وہ جانیں۔ اسلام نے ان کو تعامل حیات سے کاٹ کر ان کے لیے الگ اور کوئی ایسا نظام پیش نہیں کیا جو عام اسلوب سے بے جوڑ ہو۔ ہاں جو خواتین ویسے پڑھتی ہیں، جیسے حدیث مرفوع میں حضور کی نماز کا ذکر آیا ہے تو اقرب الی السنۃ حقیقۃً وہی طریقہ ہے۔ دراصل اسلام نے جو نظام عبادت پیش کیا ہے وہ انسان کے عام بے ساختہ پن پر بار نہیں بنا مگر بعد میں ان بزرگانہ احتیاطوں نے ان کو کافی حد تک نقصان پہنچایا ہے۔ بھاری، ثقیل اور بوجھل بنا دیا ہے۔ بزرگوں کی بزرگانہ احتیاطوں نے کیسے کیسے اور کہاں کہاں نظام حیات کے بے ساختہ پن کو متاثر کیا ہے؟ یہ ایک لمبی داستان ہے اور اس کے لیے دفتر چاہیے۔

روحانی بیوی۔ یہ خبطی انسان ہے اس کا علاج ہونا چاہیے یا یہ کہ: یہ کوئی شاطر انسان ہے، جو عورتوں کے استحصال کے درپے ہے۔ اس لیے اس پر حد جاری ہونی چاہیے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ: اگر حضرت آدم اور حوا کے لیے بھی شجر ممنوعہ یہی جنسی اختلاط تھا مگر وہ نہ بچ سکے حالانکہ وہ نبی تھے تو یہ کیسے بے داغ رہ سکتے ہیں؟

باقی رہے علم غیب اور مہدی ہونے کے دعوے؟ تو یہ کیفیت ہر خبطی کی ہوتی ہے۔ یہ ہسٹریائی مزاج کے لوگ ہوتے ہیں، اس لیے اس قسم کی بے تکی ہانکتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے مرید بھی نکل آتے ہیں۔ آخر مرزا کو بھی مل ہی گئے تھے! اللہ نے حضرت حوا کو حضرت آدم علیہ السلام کی تسکین کے لیے پیدا فرمایا تھا اگر بعد میں جنسی اختلاط ہی ان کے لیے شجر ممنوعہ تھا تو پھر یہ "تسکین" تو ان کے لیے بہت ہی دلچسپ تسکین رہی۔ ہاں صحیح عقد کے بغیر نجی قسم کی روحانی بیوی کا تصور، دراصل اصلی "شجر ممنوعہ" ہو سکتا ہے جس کو یہ خبطی روحانیت کی کشید کی کوئی معنوی مشین سمجھتا ہے۔

کتاب و سنت اور تمام اقوام عالم کے تعامل سے پتہ چلتا ہے کہ: غیر منکوحہ نامحرم عورت، روحانیت کے لیے سم قاتل ہوتی ہے، ممد اور معاون نہیں ہو سکتی۔ اس کے علاوہ وہاں حمل ہو جانا وغیرہ کے لیے اس کے پاس کیا ثبوت ہے۔ قرآن یا حدیث یا ان کے ماسوا ان کا نجی علم غیب؟

روحانی بیوی کا تصور، عیسائیت کا تصور ہے کہ ترک دنیا اور لذائذ حیات سے کنارہ کشی کرنا عبادت ہے۔